بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

جِهَاتُ الْإِسْلَام کا مسلسل تیرہواں شمارہ (جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء) پیش خدمت ہے۔مجلّہ میں حسب سابق تینوں زبانوں اردو، عربی اور انگریزی مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ مقالہ نگاروں میں معروف ملکی و غیرملکی اہل علم شامل ہیں۔ ایچ۔ای۔سی نے مجلّات کے لیے جو پالیسی وضع کی ہے، مجلس ادارت اس پر سختی سے عمل پیرا ہے۔

زیرنظر مجلّہ میں شامل مقالات کے محتویات کچھ اس طرح سے ہیں:

نسخِ قرآن علوم القرآن کی معروف بحث ہے۔ قدیم وجدید علماء کی اپنی اپنی آراء ہیں۔ اس ضمن میں سب اہم سوال یہ ہے کہ کیا سنت نبوی ﷺ قرآن حکیم کی ناسخ ہوسکتی ہے؟ نیز اس کی کیا صورتیں ہوسکتی ہیں؟ ڈاکٹر حافظ محمد شریف شاکر اور حافظ مسعود قاسم نے اپنے مشترکہ مقالہ میں علماء کی مختلف آراء کا تجزیہ کیا ہے۔

قرآنی ہدایات کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بھی قانون وشریعت میں حجت ہے۔ آپ کا منصب بھی تشریعی مقام کا حامل ہے۔ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر اور ڈاکٹر میمونہ تبسم نے اپنے مقالہ ''منصب نبوت کا تشریعی مقام'' میں قرآن وحدیث، خلفاء راشدین، آئمہ مجتہدین اور علماء کرام کے اقوال سے سنت کے تشریعی مقام کی وضاحت کی ہے۔

جرم وسزا کا تصور قریب قریب سبھی شرائع اور مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مرسل فرمان اور رشاد احمد نے اپنے مشترکہ مقالہ ''اسلام اور ہندومت کا تصور، فقہ اسلامی اور منودھرم شاستر کا تقابلی مطالعہ'' میں دونوں مذاہب کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔ بالخصوص حدود وتعزیرات کے سبھی پہلوؤں کا دلچسپ مطالعہ ہے۔

تصوف کے روحانی سلسلوں میں نقش بند سلوک کا اہم سلسلہ ہے۔ تصوف کے اس راستے میں ایک سالک کے لیے کیا لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے؟ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری نے اپنے مقالہ ''نقشبندی سلوک وتصوف'' میں انہی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

جذبۂ رحم کی بنا پر قتل آج کی میڈیکل سائنس کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کی توجیہات ماہرین طب کس انداز سے کیا کرتے ہیں اور اس سلسلے میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟ ہندوستان کے معروف سکالر ڈاکٹر شمیم اختر قاسمی نے اپنے مقالہ ''جذبہ ترحم سے انسان کا قتل۔ نوعیت مسئلہ، تاریخی اور شرعی نقطۂ نظر'' میں ان تمام امور کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔

ابن خلدون (م۱۴۰۶ء) کی شہرت جہاں ایک مؤرخ کی ہے وہیں ان کی حیثیت ایک ماہرعمرانیات (Socialogist) کی بھی ہے۔ سماجیات کے مختلف پہلوؤں پر انہوں نے اپنی معروف کتاب ''کتاب العبر'' المعروف ''مقدمہ ابن خلدون'' میں بحث کی ہے۔ڈاکٹر امتیاز ظفر نے اپنے مقالہ ''ابن خلدون کا نظریہ العصبیۃ'' میں سماجی استحکام کے عوامل پر بحث کی ہے۔

اسلامی تہذیب اپنی ساخت کے لحاظ سے دنیا بھر میں منفرد تہذیب کی حامل ہے۔ڈاکٹر عمر حیات نے اپنے مقالہ ''اسلامی تہذیب کا اساسی و تجزیاتی مطالعہ'' میں اس کے اختصاصی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔

اسلام کے سیاسی نظامِ فکر کے حوالہ سے دور جدید میں متعدد مفکرین نے قلم اٹھایا ہے۔انہی میں ایک نمایاں نام ڈاکٹر اسماعیل الراجی کا ہے۔ڈاکٹر محمد ارشد نے اپنے مقالہ ''التوحید کے اجتماعی وسیاسی مضمرات'' میں خلافت و سیاست کے حوالہ سے ان کی فکر کا جائزہ اور تقابل پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی ، ہندوستان کے معروف ماہر شبلیات ہیں۔ جن کے قلم سے اس موضوع پر متعدد کتابیں نکل چکی ہیں۔ڈاکٹر سفیر اختر نے ان کی تازہ کتاب ''مکتوباتِ شبلی'' پر ایک ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔

مجلّہ میں دو عربی مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ پہلا مقالہ فقہ الاسلامی سے متعلق ہے جس میں طلاق الغضبان میں مختلف فقہاء کی آراء کو بیان کیا گیا ہے۔ان آراء کا عثمان محمد غریب اور شیلان محمد علی نے اپنے مقالہ میں ان تمام آراء کا تجزیہ کیا ہے۔جبکہ عربی کے دوسرے مقالہ میں دعوت وتبلیغ میں مکالمہ وحوار کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

زیرِنظر مجلّہ میں انگریزی زبان کے دو مقالات شامل ہیں۔ پہلا مقالہ ڈاکٹر غلام حسین بابر اور فیروز الدین شاہ کی مشترکہ کاوش ہے۔جس میں برصغیر میں سیرۃ النبی ﷺ کے حوالہ سے مستشرقین کے جواب میں کی گئی کاوشوں کا علمی جائزہ لیا گیا ہے۔جبکہ دوسرا مقالہ محمد عمران بیگ کا ہے جس میں انہوں نے مذہبی ہم آہنگی اور وحدتِ ادیان کے نظریہ کا دور جدید کے مفکرین کی روشنی میں جائزہ لیا ہے۔

زیرِنظر مجلّہ میری ادارت (بطور ڈین) کا آخری شمارہ ہے۔ میں نے اور مجلس ادارت نے اس کے معیار کو برقرار رکھنے کی ہرممکن کوشش کی ہے تاہم کسی بھی کام کی انجام دہی میں بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ اور اس کوشش میں مجھے مدیر ڈاکٹر محمد عبداللہ کی معاونت ہمہ وقت میسر رہی ہے جس کے لیے میں ان کا تہہ دل سے شکرگذار ہوں۔ قارئین کرام سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی آراء سے ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے۔ امین

حافظ محمود اختر

مدیر اعلیٰ